فتویٰ نمبر:[۴۹۱] بسم اللہ الرحمن الرحیم تاریخ:[۲۰۲۳/۱۲/۲۱]

سوال

قبرستان میں دیکھ کر یازبانی قرآن پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟اکثر لوگ کم از کم سورۃ فاتحہ یا تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کے قبرستان میں تمام مسلمانوں کو ایصال ثواب کر دیتے ہیں!

جواب

الحمدلله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

قبرستان میں جا کر سلام اور مسنون دعا کرنا ثابت ہے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار کیا تو آپ نے انہیں رہنمائی فرمائی تھی کہ یہ دعا پڑھا کریں:

"السَّلَامُ عَلٰى أَهلِ الدِّيارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ".[مسلم:۲۲۵۶]

’اے مومنو اور مسلمانوں کے گھر والو!تم پر سلامتی ہو،اللہ تعالیٰ ہمارے اگلے اور پچھلے لوگوں پر رحم فرمائے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں‘۔

یہ دعا ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مختلف روایات سے ثابت ہے، جس کا مقصد قبرستانوں والوں کے لیے سلامتی، رحمت اور مغفرت کی دعا کرنا ہے۔

اسکے علاوہ قبرستان میں جا کر یا قبروں کے ارد گرد بیٹھ کر فاتحہ، اخلاص، یسین، قرآن پڑھنا یہ عمل قرآن و سنت سے ثابت نہیں ہے اور خیر و بھلائی قرآن و سنت کی اتباع وپیروی میں ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ".[صحیح البخاری:۲۶۹۷]

’جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسی نئی بات شروع کی جو اس میں نہیں تو وہ مردود ہے‘۔

ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد".[صحیح مسلم:۴۴۹۳]

"جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے"۔

نہ تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا اور نہ ہی آپ کے خلفائے راشدین کا طریقہ تھا کہ قبروں پر قرآن مجید کی تلاوت کی جائے، یا پھر فوت شدگان کے لیے محفلیں اور جشن منائے جائیں اور ان کی برسیاں منائی جائیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ". [سنن ابو داوٗد:۴۶۰۷]

"تم میری سُنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو اپنائے رکھنا، اور اسکو خوب مضبوطی سے تھامنا، بلکہ ڈاڑھوں سے پکڑے رکھنا، اور نئی نئی بدعات واختراعات سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا، بلاشبہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ آپ خطبہ جمعہ میں فرمایا کرتے تھے:

"إِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ". [صحیح مسلم:۲۰۰۵]

'یقیناً سب سے بہتر بات اللہ تعالی کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور سب سے برا کام ایجاد کردہ بدعات ہیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے'۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح احادیث میں مسلمان کو فوت ہونے کے بعد فائدہ دینے والی اشیا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" إِذَا مَاتَ ابنُ آدم انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أو عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ".[صحیح مسلم:۴۲۲۳]

"جب انسان فوت ہو جاتا ہے، تو اس کے سارے عمل منقطع ہو جاتے ہیں، سوائے تین چیزوں کے: صدقہ جاریہ، یا نفع مند علم، یا نیک اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے"۔

ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران بنو سلمہ کا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کیا:

" یا رسول الله، هل بقي من بر أبوي شيء أبرُّهما به بعد موتهما؟"

اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ کی وفات کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت ہے؟

آپ نے فرمایا:

"نعم، الصلاة عليهما، والاستغفار لهما، وإنفاذ عهدهما من بعدهما، وصلة الرحم التي لا توصل إلا بهما، وإكرام صديقهما".

’ہاں ہے، ان کے لیے دعا اور استغفار کرنا، ان کے بعد ان کی وصیت کو نافذ کرنا، جو رشتے ان کی وجہ سے معرض وجود میں آئے، انہیں برقرار رکھنا، ان کے دوستوں کی خاطر مدارات کرنا‘۔[سنن أبي داود:۵۱۴۲، سنن ابن ماجۃ:۳۶۶۴]

ایصالِ ثواب کا مسنون طریقہ یہی ہے۔ اس کے علاوہ جتنے طریقے ہمارے ہاں رائج ہو گئے ہیں، قرآن وسنت میں، یا عہدِ نبوی اور عہدِ صحابہ میں ایسی کسی سرگرمی کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں کئی ایک صحابہ کرام اور صحابیات دنیا سے رخصت ہوئیں، آپ نے ان کے لیے کفن، دفن، نمازِ جنازہ اور دعا کا اہتمام کیا، جس کی تفصیلات کتبِ احادیث میں موجود ہیں۔ وہاں کہیں بھی قبرستان یا میت کے گھر یا اس سے ہٹ کر کسی جگہ ایسی کوئی محفل و مجلس منعقد کرنے کا ذکر نہیں، جس قسم کی سرگرمیاں آج ہمارے ہاں ایصالِ ثواب وغیرہ کے نام پر منعقد کی جاتی ہیں۔

بلکہ اس قسم کی رسوم ورواج ہندو مذہب سے دیکھا دیکھی مسلمانوں میں سرایت کر گئی ہیں، جیسا کہ ہندو سے مسلمان ہونے والے بزرگ مولانا عبید اللہ مالیر کوٹلوی نے اپنی کتاب (تحفۃ الہند، ص:۱۸۸) میں لکھا ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبد الرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

لجنة العلماء للإفتاء
ULAMA FATWA COUNCIL

فضیلۃ الشیخ محمد ادریس اثری حفظہ اللہ